دل کی بات

متاثرینِ زلزلہ کی بحالی اور تعمیرِ نو
جامع منصوبہ بندی کی ضرورت

۸/اکتوبر کو آنے والے زلزلہ سے پاکستان کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ لاکھوں افراد شہید ہوئے جبکہ زخمی ہونے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ ایک سروے کے مطابق زندہ بچنے والے شہید ہونے والوں سے کم ہیں۔ چند لمحوں میں ہنستے بستے شہر اور بستیاں کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ:

> ''زلزلہ سے متاثرین کی بحالی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ایسے نازک حالات میں یہودی، عیسائی اور قادیانی این جی اوز انسانی ہمدردی وخدمت کا لبادہ اوڑھ کر مفلوک الحال متاثرین زلزلہ کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی سازشیں کر رہی ہیں۔ آزاد کشمیر کے بعض علاقوں میں عیسائی مشنریز اور قادیانی گروہ کی طرف سے خدمت کی آڑ میں مسلمان متاثرین کو مرتد بنانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کی طرف سے یتیم و بے سہارا بچوں اور بچیوں کو گود لینے اور اُن کی کفالت کی پیش کش انتہائی خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان بچوں کی پرورش نگہداشت، تعلیم وتربیت اور زندگی کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس سلسلہ میں درپیش مشکلات کے حل کے لیے یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کی پیشکش قبول کرنے کی بجائے پاکستان کے دینی مدارس اور مسلمانوں کے دیگر فلاحی اداروں اور رفاہی تنظیموں کے ذمہ داران کا اجلاس بلا کر ان کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اگر متاثرہ بچوں کو کسی کے سپرد ہی کرنا ہے تو دینی مدارس اور فلاحی اداروں کے سپرد کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ بچے اور افراد مسلمانوں کی متاعِ عزیز اور امانت ہیں۔ انہیں کفار اور مشرکین کے سپرد کر کے کافر و مرتد ہونے سے بچایا جائے۔ ورنہ اس گناہِ عظیم کا وبال موجودہ عذاب سے کم نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عراق، فلسطین، افغانستان اور عالم اسلام میں مسلمانوں کو قتل کرنے والے اور اُن کا ناحق خون بہانے والے سفاک، کسی بھی صورت میں مسلمانوں کے ہمدرد و خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔''

قائد احرار نے جن امور کی نشاندہی کی ہے اور جن خدشات کا اظہار کیا ہے، وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ متاثرین کی بحالی اور تعمیرِ نو ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس کے لیے جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ یہ کام تنہا حکومت کے بس میں نہیں بلکہ اس کی تکمیل کے لیے قومی اتفاق اور دینی جذبے کی ضرورت ہے۔ پاکستانی قوم نے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں، بہنوں کی خدمت کے لیے مثالی کردار ادا کیا ہے اور ایک زندہ قوم ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ صدر مملکت نے قومی ایثار

اور خدمت کے اعتراف کے ساتھ ساتھ یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ بعض کالعدم تنظیموں نے اس موقع پر فلاحی کاموں میں بھر پور حصہ لیا ہے۔ امریکہ و یورپ نے جو امداد فراہم کی ہے' حکومت اُسے ناکافی قرار دے رہی ہے۔ حکومتِ پاکستان نے عالمی برادری سے تعمیر نو کے لیے پانچ ارب ڈالر کی امداد مانگی ہے۔ اُدھر اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بھی عالمی امداد کو ناکافی قرار دیتے ہوئے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ہمیں یہ کہنے میں کوئی شک نہیں کہ عالمی برادری نے ''سونامی'' کے متاثرین کے لیے جس طرح امداد فراہم کی' پاکستان کے لیے اس کے وہ جذبات نہیں۔ ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ اگر پاکستان کے فلاحی، رفاہی اداروں اور دینی مدارس کو متاثرین کی بحالی اور تعمیر نو کی خدمت سونپ دی جائے تو وہ خدمت وایثار کی ایک نئی تاریخ رقم کر دیں گے۔ اس موقع پر حکومت کی طرف سے اسرائیل کی امداد کو قبول کرنے کا عندیہ قومی غیرت اور دینی حمیت کے قتل کے مترادف ہے۔ کیا حکمرانوں کو اللہ کی مدد پر یقین نہیں؟ اور کیا وہ اپنی عظیم قوم کے جذبۂ خدمت وایثار سے مایوس ہو چکے ہیں؟ حکومت کو چاہیے کہ وہ اسرائیلی امداد کو قبول کرنے سے انکار کر کے قوم کے دینی جذبات واحساسات کی پاسداری کرے اور غیرت وحمیت کا سودا نہ کرے۔ نیز زلزلہ سے متاثر ہونے والے بچوں اور بچیوں کو کسی غیر مسلم این جی او یا ادارے کے حوالے نہ کرے بلکہ گلشن وطن کے ان پھولوں کی حفاظت ونگہداشت خود کرے۔

مجلس احرار اسلام اور خدمتِ خلق:

ہولناک زلزلہ کے فوراً بعد مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے متاثرین زلزلہ کی خدمت کے لیے ایک لاکھ روپے سے امدادی فنڈ قائم کیا اور ملک بھر میں اپنی جماعت کی تمام شاخوں کو ہدایت کی کہ وہ خدمتِ خلق کے لیے مجلس احرار اسلام کے تاریخی کردار کو زندہ کریں اور اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی بھر پور امداد کریں۔ جس طرح ۱۹۳۵ء کے زلزلہ کوئٹہ، ۱۹۳۹ء کے قحط بنگال، ۱۹۴۷ء کے فسادات، ۱۹۶۶ء کی وباء ہیضہ ملتان کے موقع پر مجلس احرار اسلام نے خدمتِ خلق کا عظیم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے مرکزی مجلس عاملہ کے اراکین سے مشورہ کے بعد اپنی جماعت کی تمام شاخوں کو یہ ہدایت بھی کی کہ امدادی رقوم اور سامان ملک کے معروف دینی ورفاہی ادارے ''الرشید ٹرسٹ'' کے حوالے کر دیں۔ کیونکہ اس وقت الرشید ٹرسٹ ہی تمام شرعی تقاضوں کے مطابق صحیح خدمات انجام دے رہا ہے۔ چنانچہ مرکزی دفتر احرار لاہور سے دو ٹرک سامان، تقریباً دو لاکھ روپے نقد، دفتر احرار چیچہ وطنی سے دو ٹرک سامان اور تقریباً دو لاکھ روپے نقد، دفتر احرار دارِ بنی ہاشم ملتان سے ایک ٹرک سامان، ایک سو نئے بستر اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے نقد اور اسی طرح کراچی، فیصل آباد، رحیم یار خان، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ڈیرہ اسماعیل خان اور دیگر شہروں سے احرار خدامِ خلق نے امدادی سامان و رقوم جمع کر کے الرشید ٹرسٹ کے حوالے کیا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے، ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنی ناراضی سے بچائے۔ (آمین)